

تفسیر القرآن بالحدیث کے اصول و قواعد کا جائزہ

A Review of the Principles and Rules of Tafseer al-Qur'an with Hadith**Ali Raza Yousaf**

Ph. D Research Scholar, Department of Islamic Thought and Culture, NUML University, Islamabad

Email: alirazayousaf129@gmail.comORCID: <https://orcid.org/0000-0003-2891-5678>**Dr. Syed Abdul Ghaffar Bukhari**

Associate Professor, Department of Islamic Thought and Culture, NUML University, Islamabad

Email: sagbukhari@numl.edu.pkORCID: <https://orcid.org/0000-0001-6531-6565>**ABSTRACT:**

The Holy Qur'an is the last book of Allah Almighty, which has been revealed for the growth and guidance of this world. Some of the words of this book are Mujmal and some are Mutlaq, for the interpretation of which Hazrat Muhammad (SAW) was sent. Tafseer and interpretation of the Holy Quran can only be explained better by the Sahab e Quran. That is why the Companions of the Prophet (RA) never gave interpretations of their own free will. If they did not understand something, they would turn to the Messenger of Allah (PBUH) or remain silent. The way the Prophet (PBUH) did. Adopted and the method preferred by the Companions of the Prophet, the scholars of Islam have named this method Tafseer Bil Masoor. On the contrary, the commentators who interpreted it from him have been given the name of Tafseer Bil raiy. Usool e Tafseer is the name of such Principles and Rules that determine the mark of the Qur'an for the commentators. So that the interpreter of the word of Allah will be protected from all possible dangers in his guidance and light and can understand its origin and meaning correctly.

Keywords: Tafseer, Hadith, Principles, Mutlaq, Mujmal.

تعارف موضوع:

اسلام ایک ایسا دین ہے جو ہر لحاظ سے مکمل ہے، دین اسلام ہی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، اسلام کی بنیادی تعلیمات قرآن مجید کی شکل میں امت مسلمہ کے پاس ہیں اور اس کی شرح و تفسیر کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے۔ اس مقالے میں تفسیر القرآن بالحديث کے اصول و قواعد پر بحث کی جائے گی۔

فرضیہ تحقیق:

اس مقالہ میں یہ جاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ تفسیر القرآن بالحديث کے اصول و قواعد کون کون سے ہیں؟ اور پھر قرآن وحدیث میں اس کی مثالوں کو اختصار سے پیش کیا گیا ہے۔

سابقہ لٹریچر کا جائزہ:

تفسیر کے اصول و قواعد پر مختلف محققین نے کام کیا ہے جن کو ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ مثلاً (1) "قواعد لغویہ اصولیہ اور تفسیر قرآن (واضح الدلالة الفاظ کے تناظر میں)" یہ مقالہ نعمانہ خالد اور ڈاکٹر محمد اعجاز کا ہے۔ اس مقالہ میں تفسیر قرآن کے لغویہ اصول پر بحث کی گئی ہے۔ یہ مقالہ 19 صفحات پر مشتمل ہے۔ (2) "اصول التفسیر اللغوی للقرآن: المناهج والقواعد" یہ مقالہ ڈاکٹر ابو بکر کا ہے۔ اس مقالہ میں اصول تفسیر کے لغوی قواعد و مناج پر بحث کی گئی ہے۔ یہ مقالہ 16 صفحات پر مشتمل ہے۔ جبکہ مقالہ ہذا میں تفسیر القرآن بالحديث کے اصول و قواعد پر بحث کی گئی ہے۔ اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت باقی ہے۔

اصول کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

کسی بھی چیز کے سب سے نچلے حصے کو "اصل" کہتے ہیں۔ علامہ فیروز آبادی لکھتے ہیں: "صل: أسفل کل شیء" 1 "اصل" کی جمع اصول ہے اس کی جمع مکسر اصول کے علاوہ اور کوئی نہیں لائی جاتی۔ امام ابن منظور لکھتے ہیں: "الأصل: أسفل کل شیء وجمعه أصول، لا یکسر علی غیر ذلک" 2۔

قرآن مجید میں استعمالات:

(1) لفظ "أصول" جمع کے طور پر قرآن مجید میں ایک ہی مرتبہ استعمال ہوا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْرِجَ الْفَاسِقِينَ﴾ 3۔

"تم نے جو بھی کھجوروں کے درخت کاٹ ڈالے یا جنہیں تم نے ان کو اپنی جڑوں پر باقی رہنے دیا، یہ سب اللہ تعالیٰ کے فرمان سے تھا اور اس لئے کہ فاسقوں کو اللہ تعالیٰ رسوا کرے۔"

(2) ”أصول“ کا واحد ”أصل“ ہے بطور مفرد یہ لفظ قرآن مجید میں دو مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ ایک مقام پر پاکیزہ درخت کی جڑ اور بنیاد کے لئے، جب کہ دوسرے مقام پر جہنمی درخت کی جڑ اور بنیاد کے لئے۔ کلمہ طیبہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ﴾⁴

”کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی، مثل ایک پاکیزہ درخت کے، جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں۔“ دوسرے مقام پر جہنم میں اگنے والے درخت ”ز قوم“ کے بارے میں فرمایا:

﴿إِنَّمَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ﴾⁵

”تحقیق وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ میں نکلتا ہے۔“

تفسیر کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

لفظ ”تفسیر“ فُسِّرَ یفسر ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل سے مصدر ہے۔ اس کا اصل مادہ ”فسر“ (فاء، سین، راء) ثلاثی مجرد میں بھی مستعمل ہے۔ ”فَسَّرَ یفسر برون ضرب یضرب اور فَسَّرَ یفسر برون نصر ینصر“ دونوں ابواب میں یہ مادہ مستعمل ہے۔

لغوی لحاظ سے تفسیر کی درج ذیل اہم تعریفیں کی گئی ہیں۔

امام سیوطی کی تعریف:

"التفسير تفعیل من الفسر وهو البیان والكشف، ويقال هو مقلوب السفر تقول أسفر

الصبح إذا أضاء، وقيل مأخوذ من التفسرة وهي اسم لما يعرف به الطبيب المرض".⁶

لفظ تفسیر ”فسر“ سے ماخوذ ہے۔ واضح کرنے اور کھولنے کو کہتے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ ”سفر

“ سے مقلوب ہے، آپ کہتے ہیں ”أسفر الصبح“، یعنی صبح روشن ہو گئی، ایک اور قول کے مطابق یہ

تفسرہ “ سے ماخوذ ہے اور ”تفسرہ“ سے مراد وہ اشیا ہیں جن کے ذریعے طیب مرض کو پہنچاتا ہے۔

امام اللغۃ، الجوہری کی تعریف:

"الفسر: البیان. وقد فسرت الشئ أفسره بالكسر فسرا. والتفسير مثله. واستفسرته كذا،

أي سألته أن يفسره لي. والفسر: نظر الطبيب إلى الماء، وكذلك التفسرة، وأظنه مولدا".⁷

”فسر“ کے معنی بیان کے ہیں ”فسرت، أفسر، فسرا“ بروزن ضرب يضرب اور تفسیر بھی یہی چیز ہے۔ ”استفسرتہ کذا“ یعنی میں نے اس سے فلاں چیز کی وضاحت طلب کی۔ طیب جب پانی کا معائنہ یا تجزیہ کرتا ہے تو اسے ”فسر“ کہتے ہیں۔ تفسرہ بھی اسے یعنی معائنہ کو کہتے ہیں اور میرے خیال میں ”تفسرہ“ جدید استعمال ہے۔ (اور متاخرین کی اصطلاح ہے)

امام لغت ابن منظور کی تحقیق:

"الْفَسْرُ: البيان. فَسَّرَ الشَّيْءَ يَفْسِرُهُ، بِالْكَسْرِ، وَتَفَسَّرَ، بِالضَّمِّ، فَسْرًا وَفَسْرَةً: أَبَانَهُ، وَالتَّفْسِيرُ مِثْلُهُ. ابن الأعرابي: التَّفْسِيرُ والتَّأْوِيلُ والمعنى واحد. وقوله تعالى: وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا؛ الْفَسْرُ: كشف المعطى، والتَّفْسِيرُ كشف المراد عن اللفظ المشكك".⁸

”فسر“ بمعنی بیان ہے یہ ”فسر، يفسر“ اور ”يُفسر“ عین کے ضمہ و کسرہ دونوں سے مستعمل ہے۔ ”فسره“ یعنی اس نے واضح کر دیا۔ تفسیر اس کے ہم معنی ہے ابن الاعرابی کے بقول تفسیر و تاویل کا ایک ہی معنی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: (وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا) ”یعنی بہترین وضاحت“ ”فسر“ بند چیز کا کھولنا اور ”تفسیر“ مشکل الفاظ کے مرادی معنی کو کھولنا۔“

امام ابن جوزی کی تعریف:

"إخراج الشيء من مقام الخفاء إلى مقام التجلي".⁹

کسی چیز کو مقام خفا سے مقام ظہور تک لانا تفسیر کہلاتا ہے۔

لفظ تفسیر کا استعمال قرآن مجید میں:

قرآن مجید میں یہ لفظ صرف ایک مرتبہ استعمال ہوا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا﴾.¹⁰

”اور یہ لوگ تمہارے پاس جو (اعتراض کی) بات لاتے ہیں ہم تمہارے پاس اس کا معقول اور خوب شرح جواب بھیج دیتے ہیں“

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے درج بالا آیات میں تفسیر کا معنی تفصیل کیا ہے¹¹

امام زمخشری لکھتے ہیں:

"وَلَمَّا كَانَ التَّفْسِيرُ هُوَ الْكَشْفُ عَمَّا يَدُلُّ عَلَيْهِ الْكَلَامُ وَضِعَ مَوْضِعَ مَعْنَاهُ فَقَالُوا:

تَفْسِيرٌ هَذَا الْكَلَامُ كَيْتٌ وَ كَيْتٌ، كَمَا قِيلَ مَعْنَاهُ كَذَا وَ كَذَا".¹²

جس چیز پر کلام دلالت کرے اسے کھولنا اور واضح کرنا تفسیر کہلاتا ہے۔ اس لئے تفسیر کشف کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں ”تَفْسِيرُ هَذَا الْكَلَامِ كَيْتٌ وَ كَيْتٌ“ اس بات کی تفسیر اس طرح سے ہے جیسے کہا جاتا ہے ”مَعْنَاهُ كَذَا وَ كَذَا“ اس کا مفہوم یہ ہے۔

لفظ تفسیر کا استعمال حدیث میں:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَتَفَرَّغُونَ التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَلِّمُوهُمْ، وَقُولُوا {آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ} الْآيَةَ".¹³

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب تورات عبرانی میں پڑھتے اور مسلمانوں کے لئے اس کی تشریح عربی میں پیش کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اہل کتاب کی نہ تصدیق ہی کیا کرو اور نہ تکذیب، بلکہ کہا کرو: ہم اللہ پر ایمان لائے اس پر بھی جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو تمہاری طرف نازل کیا گیا۔“

اس حدیث میں تفسیر بمعنی ترجمہ و تشریح ہے۔ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"إِنَّ آخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرَّبِّاءِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعَا الرَّبِّاءَ وَالرَّبِّيَّةَ".¹⁴

آیت رباسب سے آخر میں نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے جب کہ آپ نے ہمارے لئے اس کی تشریح نہیں فرمائی تھی لہذا تم سودا اور شک کو چھوڑ دو۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اس اثر میں تفسیر سے مراد احکام و مسائل کی وضاحت ہے۔

امام راغب کی تحقیق:

"الْفَسْرُ وَالسَّنْفَرُ يَتَقَارَبُ مَعْنَاهُمَا كَتَقَارَبَ لَفْظِيهِمَا". یعنی ”فسر“ اور ”سفر“ دونوں

کا معنی قریب قریب ہے جیسا کہ دونوں کا تلفظ ملتا جلتا ہے، مزید فرماتے ہیں:

"الفسر: إظهار المعنى المعقول، ومنه قيل لما ينبئ عنه البول: تفسرة، وسمي بها قارورة

الماء، والتفسير في المبالغة كالفسر".¹⁵

قابل فہم معنی کے اظہار کو ”فسر“ کہتے ہیں اس معنی میں پیشاب کے تحلیل و تجزیہ کو ”تفسرہ“ کہا جاتا ہے۔ پانی کی شیشی (جس پر تحلیل و تجزیہ کیا جائے) کو بھی تفسرہ کا نام دیا گیا ہے۔ ”تفسیر“ فسر کے ہم معنی مبالغہ میں مستعمل ہے۔

تفسیر کا اصطلاحی مفہوم:

لغوی مفہوم کے اعتبار سے ”تفسیر“ کا اطلاق ہر قسم کی وضاحت پر ہوتا ہے لیکن اہل علم کی اصطلاح میں یہ لفظ قرآن مجید کی تشریح و تفہیم کے ساتھ مخصوص ہے حتیٰ کہ حدیث رسول کی تشریح کو بھی تفسیر نہیں کہا جاتا بلکہ شرح الحدیث کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید کی وضاحت کرنے والے کو ”مفسر“ کہا جاتا ہے اور احادیث نبویہ کی وضاحت کرنے والے کو ”شارح حدیث“۔ تفسیر کی فنی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟ اس بارے میں متعدد تعریفات منقول ہیں۔¹⁶

علامہ زرکشی کی تعریف:

"التفسير: هُوَ عِلْمٌ يُعْرِفُ بِهِ فَهْمُ كِتَابِ اللَّهِ الْمُنَزَّلِ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَبَيَانُ مَعَانِيهِ، وَاسْتِخْرَاجُ أَحْكَامِهِ وَحِكْمِهِ".¹⁷

تفسیر وہ علم ہے جس کے ذریعے سے اللہ کی کتاب کی معرفت حاصل کی جاتی ہے وہ کتاب جو اس کے نبی محمد ﷺ پر نازل شدہ ہے نیز اس علم کے ذریعے سے کتاب کے معانی و مفہیم کی تشریح کی جاتی ہے اور اس کے احکام و مسائل اور حکمتوں کا استنباط کیا جاتا ہے۔

اس تعریف کے مطابق علم تفسیر وہ علم ہے جس میں یہ چار خصوصیات پائی جاتی ہوں:

(1) قرآن مجید کا عمومی فہم حاصل ہو

(2) قرآن مجید کے معانی و مطالب کی تشریح ہو

(3) قرآنی احکام و مسائل کا استنباط ہو

(4) معانی قرآن کے حکم و مصالح آشکارا ہوں

امام زرکشی (م 794ھ) نے دوسری جگہ علم تفسیر کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

"هُوَ عِلْمُ نُزُولِ الْآيَةِ وَسُورَتِهَا وَأَقَاصِيصِهَا وَالْإِشَارَاتِ النَّازِلَةِ فِيهَا، ثُمَّ تَرْتِيبُ مَكِّيَّهَا وَمَدَنِيَّهَا، وَمَحْكَمِهَا وَمَتَشَابِهَا، وَنَاسِخِهَا وَمَنْسُوخِهَا، وَخَاصِّهَا وَعَامِّهَا، وَمُطْلَقِهَا وَمَقِيدِهَا، وَمَجْمَلِهَا وَمَفْسَّرِهَا".¹⁸

تفسیر سے مراد آیات و سورت کے نزول، قصص اور ان کے بارے میں نازل شدہ اشارات، مکی و مدنی سورتوں، محکم و متشابہ، ناسخ و منسوخ، خاص و عام، مطلق و مقید اور مجمل و مفسر آیات کا علم ہے۔

قواعد تفسیر بالحدیث:

منہج تفسیر بالماثور میں قرآن مجید کے بعد حدیث نبوی تفسیر قرآن کا سب سے بڑا مصدر ہے۔ اس آرٹیکل میں جائزہ پیش کیا جائے گا کہ حدیث رسول کیونکر شارح قرآن ہے نیز تفسیر قرآن میں حدیث کی کیا انواع و اقسام ہیں؟ عموماً قرآنی کی تخصیص، اطلاقات کی تفسیر، الفاظ و کلمات کی تشریح اور احکام و مسائل کی تفصیل پر کتب حدیث سے مثالیں بھی پیش کی جائیں گی۔

باعبار مضمون قرآن و حدیث کا باہمی تعلق:

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں باعتبار مضامین و مفاہیم باہمی تعلق کی نوعیت کیا ہے؟ اس بارے میں ہمارے اسلاف نے خوب داد تحقیق دی ہے۔ اسلاف کے نتائج تحقیق کا خلاصہ امام شافعی نے اپنی کتاب ”الرسالۃ“ میں تفصیل کے ساتھ پیش فرمایا ہے اور اس کی مثالیں بھی درج کی ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لم أعلم من أهل العلم مخالفا في أن سنن النبي ﷺ من ثلاثة وجوه¹⁹.

نبی کریم ﷺ کی سنن تین اقسام پر مشتمل ہیں اس بارے میں مجھے کسی صاحب علم کا اختلاف معلوم نہیں۔

امام شافعی کے درج بالا اقتباس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین کے نزدیک قرآن و حدیث کے مضامین باہمی تعلق کے لحاظ سے تین اقسام پر مشتمل ہیں۔

- (1) نصوص قرآن پر مشتمل احادیث: یعنی وہ احادیث جن میں بعینہ وہی مضمون ہے جو نص قرآن میں موجود ہے۔
- (2) قرآنی آیات کی شارح احادیث: یعنی وہ احادیث جن میں قرآن کے اجمالات کی تشریحات یا قرآنی آیات پر عمل کی کیفیات واضح کی گئی ہیں۔
- (3) مستقل اضافی احادیث: یعنی ایسی احادیث جن کے بارے میں کتاب اللہ خاموش ہے اور قرآن مجید کی کسی نص میں وہ مضمون مذکور نہیں ہے۔

پہلی دو قسموں کے بارے میں سب متقدمین متفق ہیں کہ وہ احادیث کتاب اللہ کی مؤید و شارح احادیث ہیں تیسری قسم کے بارے میں بھی اس حد تک متقدمین متفق ہیں کہ وہ حجت ہیں۔

البتہ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ ایسی احادیث کا مصدر تلقی کیا ہے یعنی نبی کریم ﷺ نے وہ ارشادات عالیہ کہاں سے حاصل کئے ہیں؟ خود ذات نبوی ﷺ کے لئے مصدر و مرجع کیا چیز تھی؟ اس بارے میں امام شافعی نے علماء کے چار اقوال ذکر کئے ہیں:²⁰

(1) بعض کے نزدیک ایسی تمام احادیث جو زائد از قرآن مضامین پر مشتمل ہیں وہ نبی کریم ﷺ کے تشریحی اختیارات کا مظہر ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب نبوت پر سرفراز فرمایا ہے اور آپ کو حق دیا ہے کہ آپ کتاب اللہ میں مخصوص احکام کے علاوہ بھی شرعی تفصیلات وضع کر سکتے ہیں۔

(2) بعض علماء کے نزدیک ایسی احادیث نبی کریم ﷺ کے تدبر فی علوم القرآن کا حاصل ہیں اور ان کی کوئی نہ کوئی بنیاد کتاب اللہ میں ضرور موجود ہے جس تک ہم اپنی کوتاہ نظری کی وجہ سے نہیں پہنچ سکے۔

(3) کچھ علماء یہ رائے رکھتے ہیں کہ ایسی احادیث کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارسال کردہ پیغام یعنی وحی خفی ہے۔

(4) دیگر علماء کے نزدیک ایسی احادیث کا ماخذ وہ الہامات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کے قلب اطہر پر وارد کئے جاتے تھے۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قرآن و حدیث کے مضامین میں باہمی تعلق کے لحاظ سے حدیث کی درج بالا تین اقسام ہی بیان کی ہیں۔²¹

ان تینوں قسم کی احادیث کی کچھ تفصیل اور مثالیں حسب ذیل ہیں:

پہلی قسم: قرآنی آیات کی مترادف احادیث:

ایسی احادیث جو قرآن مجید کی نصوص و عبادت، الفاظ و کلمات اور ان کی مخصوص ترتیب کے اعتبار سے اگرچہ قدرے مختلف ہوں لیکن معنی و مفہوم کے لحاظ سے ان میں بالکل یکسانیت ہوتی ہے۔ ایمانیات اور اخلاقیات سے متعلق بہت سی روایات اس ذیل میں آتی ہیں۔

مثال نمبر 1:

ارشاد الہی ہے:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا

يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَمًا﴾.²²

”اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس نفس کو مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے

اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق پر (یعنی شریعت کے مطابق) اور بدکاری نہیں کرتے اور جو

یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا۔“

بالکل یہی مضمون کئی احادیث میں وارد ہے جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مختلف مقامات پر قرآن

مجید کے اس مضمون کو صحابہ کے سامنے مختلف اسالیب میں بیان فرمایا۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اپنے خالق کا شریک ٹھہرائے“ سائل نے کہا: اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس بنیاد پر قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی“ سائل نے پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے“۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: اس کے مصداق اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ یہ آیت ہے: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ﴾ ”اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے“۔²³

سیدنا سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا:

((أَلَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعُ: فَمَا أَنَا بِأَشْخٍ عَلَيْهِنَّ مِنِّي إِذْ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ "أَلَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَسْرِقُوا"))²⁴

”سنو! یہ صرف چار باتیں ہیں:“ صحابی کہتے ہیں: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ چار باتیں سنی ہیں، مجھے ان سے زیادہ کسی کی فکر نہیں۔ ”اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو، اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ جان کو ناحق قتل نہ کرو، زنا نہ کرو، چوری نہ کرو“۔ ایک اور موقع پر آپ نے ایک صحابی سے یوں فرمایا:

((ان الله ينهاك أن تعبد المخلوق وتدع الخالق، وينهاك أن تقتل ولدك و تغزو كلبك، وينهاك أن تزني بحليلة جارك))²⁵

”(اے میرے صحابی) بے شک اللہ تعالیٰ تجھے اس بات سے منع فرماتا ہے کہ تو خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی عبادت کرے، اس بات سے بھی منع فرماتا ہے کہ تو اپنے کتے کو کھلاتا پھرے، لیکن اپنی اولاد کو قتل کر دے اور تجھے اس سے بھی منع کرتا ہے کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔“ مذکورہ تینوں احادیث میں غور و فکر کرنے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ بعض دفعہ قرآن مجید کے بیان کردہ مضمون کو انتہائی خوبصورت انداز میں حسب موقع اپنی احادیث مبارکہ میں بیان فرمایا کرتے تھے۔

مثال نمبر 2:

سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾²⁶

”اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور جس گناہ کو چاہے معاف کر دے“

بعینہ یہی مضمون نبی کریم ﷺ نے واضح کرتے ہوئے فرمایا:

((ما من نفس تموت، لا تشرك بالله شيئاً الا حلت لها المغفرة ان شاء الله عذبها وان شاء غفر لها))²⁷

”جب کوئی بھی انسان شرک کے بغیر فوت ہو جاتا ہے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی بخشش جائز ہو جاتی ہے (باقی گناہوں کے بارے) اللہ تعالیٰ چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو مغفرت فرما دے۔“ پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

مثال نمبر 3:

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾.²⁸

”جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی۔“

اور بالکل یہی مضمون رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان اقدس سے دہراتے ہوئے فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ))²⁹

”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔“

مثال نمبر 4:

قرآن مجید متعدد مقامات پر توبہ و استغفار کی ترغیب دی گئی ہے، بعینہ یہی مضمون متفرق احادیث مبارکہ میں ہے مثلاً: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةً مَرَّةً))³⁰

دوسری قسم: شارح قرآن احادیث:

ایسی احادیث جو قرآن مجید کے کسی ابہام کا تعین کرتی ہیں، اجمال کی تشریح کرتی ہیں اطلاق کی تفسیر کرتی ہیں ایجاز کی تفصیل پیش کرتی ہیں یا قرآن میں مذکور احکام و مسائل کی عملی تفصیلات پیش کرتی ہیں ایسی تمام احادیث (وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ)³¹ کے تحت قرآن مجید کی شارح احادیث ہیں، نماز سے متعلق وارد احادیث، نمازیوں کی تعداد، رکعات، کیفیات اور ترتیبات یہ سب ”أَقِمُوا الصَّلَاةَ“ کی نبوی تشریحات ہیں۔

ایسی طرح زکوٰۃ، صیام، حج بیت اللہ، نکاح و طلاق، ظہار و لعان، بیوع و معاملات، قصاص و دیات اور دیگر احادیث احکام، آیات الاحکام کی سب سے مفصل، مستند اور معتبر تشریح ہیں۔³²

تیسری قسم: قرآن مجید سے زائد احکام و مضامین پر مشتمل احادیث:

بہت ساری احادیث مستقل بالذات ہیں بظاہر وہ کسی آیت قرآنی کی شرح و تفسیر یا تائید و تقویت میں وارد نہیں ہوئیں۔ ان احادیث کا ماخذ و مصدر کیا ہے؟ اس بارے میں علماء کے چار اقوال ذکر کئے جا چکے ہیں۔ کئی اہل علم ایسی احادیث کے بارے میں بھی یہ رائے رکھتے ہیں کہ ایسی احادیث کے اصول و ضوابط بنیادی طور پر قرآن مجید سے ماخوذ ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ علیہ بعض اہل علم کی رائے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَمْ لَيْسَ سُنَّةٌ قَطُّ إِلَّا وَلَهَا أَصْلٌ فِي الْكِتَابِ“³³

نبی کریم ﷺ نے جو بھی سنت جاری فرمائی ہے اس کی اصل کتاب اللہ میں موجود ہے۔

قرآن مجید نے حرم مکی کا تذکرہ کیا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کو بھی حرم قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ طرف اشارہ کر کے فرمایا: ((إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ))³⁴ ”بلاشبہ یہ پر امن حرم ہے۔“

قرآن مجید میں رضاعی رشتوں میں سے صرف رضاعی ماؤں اور بہنوں کی حرمت مذکور ہے:

﴿وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّائِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ﴾³⁵

”اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں۔“

لیکن نبی کریم ﷺ نے تمام محرم خونی رشتوں کی طرح تمام رضاعی محرم رشتے بھی حرام قرار دیئے آپ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ)).³⁶

”جو خونی رشتے حرام ہیں، اللہ تعالیٰ نے وہ رضاعی رشتے بھی حرام قرار دیئے ہیں۔“

احکام مسائل کے علاوہ مقصد و واقعات میں بھی اس کی متعدد مثالیں ہیں، احادیث میں کچھ ایسے واقعات مذکور ہیں جو قرآن مجید میں مذکورہ واقعات کی تشریح پیش کرتے ہیں۔ جیسے سورۃ کہف میں مذکور سیدنا موسیٰ اور خضر کا واقعہ، صحیح بخاری میں بھی مذکور ہے لیکن احادیث مبارکہ میں متعدد ایسے واقعات کا بھی نبی کریم ﷺ نے تذکرہ فرمایا ہے جن کی کوئی اصل قرآن مجید سے نہیں ملتی۔ صحیح بخاری کی کتاب التفسیر، کتاب بدء الخلق اور کتاب احادیث الانبیاء میں اس کی کئی ایک مثالیں موجود ہیں علی سبب المثال، واقعہ جریج العابد، سیدنا موسیٰ کی وفات کا واقعہ اور اس طرح کوڑھ کے مریض، گنچے اور نابینا آدمیوں کا واقعہ یہ اور اس طرح کی دیگر متعدد احادیث قصص مستقل اضافی احادیث ہیں³⁷

علامہ ابن برجان نے اس موضوع پر ایک گراں قدر کتاب ”الارشاد“ کے نام سے تصنیف کی، جس میں وہ لکھتے ہیں۔
ما قال النبي ﷺ من شئٍ فهو في القرآن وفيه أصله، قرب أ بعد، فهمه من فهمه،
وعمه عنه من عمه " 38

”نبی کریم ﷺ نے جو کچھ بھی فرمایا ہے وہ قرآن مجید میں موجود ہے اور قرآن ہی کے اندر کی اصل و اساس پائی جاتی ہے۔ قریب یا بعید، جس کا نصیب تھا اس نے سمجھ لیا اور جو اس سے بے بہرہ رہا ہے سو وہ بہرہ رہا ہے۔“

قرآن سے زائد احکام و مضامین پر مشتمل احادیث کا مصدر تلقی جو بھی ہو، بہر صورت واجب الاتباع ہیں کیونکہ ہمیں مطلقاً اطاعت رسول اللہ ﷺ کا حکم دیا گیا ہے۔ 39

شارح قرآن احادیث کی انواع و اقسام:

بعض احادیث قرآن مجید کی مترادف ہیں، بعض شارح اور بعض زائد از قرآن مضامین پر مشتمل ہیں۔ تفسیر القرآن بالحدیث کے ضمن میں اب یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ حدیث قرآن مجید کی تفسیر و تشریح کس طرح پیش کرتی؟

(1) قرآنی الفاظ و کلمات کی تشریح:

بعض احادیث مبارکہ قرآن مجید کے الفاظ و کلمات کی تشریح پیش کرتی ہیں:

مثال نمبر 1:

اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ 40

”اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا۔“

صحیح بخاری کی ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے واضح طور پر اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

((الْوَسْطُ الْعَدْلُ)) 41

”امت وسط سے مراد امت عدل ہے۔“

مثال نمبر 2:

قرآن مجید میں مصارف زکوٰۃ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک مصرف ”مساکین“ متعین فرمایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ ”مسکین“ کا معنی و مفہوم واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الثَّمَرَةُ وَالثَّمَرَتَانِ وَلَا اللَّقْمَةُ وَلَا اللَّقْمَتَانِ. إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ وَاقْرَأُوا إِنَّ شَيْئَكُمْ".⁴² یعنی قولہ تعالیٰ: ﴿لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا﴾.⁴³

مسکین وہ نہیں جو ایک یاد و کھجوریں لے کر پلٹ جاتا ہے، نہ ہی وہ جو ایک یاد و نوالے حاصل کر کے لوٹ جاتا ہے۔ حقیقی مسکین تو وہی ہے جو ہاتھ پھیلائے سے بچتا ہے۔ چاہو تو پڑھو، یعنی فرمان باری تعالیٰ: "وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے۔"

مثال نمبر 3:

قرآن مجید میں جنت کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ﴾⁴⁴

"(وہ) ایسی بیڑیوں میں ہوں گے جن کے کانٹے دور کیے ہوئے ہیں۔"

درج ذیل حدیث سے لفظ "مَخْضُودٍ" کی وضاحت ہوتی ہے۔

سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ ہمیں اعراب اور ان کے سوالات کے ذریعے سے فائدہ پہنچا دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! جنت میں ایک تکلیف دہ درخت کا تذکرہ ہے! رسول اللہ ﷺ نے استفسار فرمایا: "کونسا درخت؟" اس نے کہا: بیری کا درخت، اس کے تو تکلیف دہ کانٹے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا اللہ تعالیٰ نے وضاحت نہیں فرمائی؟" (فی سِدْرٍ مَّخْضُودٍ).

((خضد الله شوكه، فجعل مكان كل ذي شوكه ثمرة، فإخا لتنتب تمرأ تفتق التمرة

منها عن اثنين وسبعين لوناً من طعام، ما فيها لون يشبه الآخر)).⁴⁵

"اللہ تعالیٰ نے اس کے کانٹے توڑے ہوئے ہیں اور ہر کانٹے کی جگہ ایک پھل پیدا فرما دیا ہے۔ اس بیری پر ایسے پھل اگتے ہیں کہ اس کے ایک ایک پھل سے بہتر ذائقے نمودار ہوتے ہیں اور ہر ذائقہ دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔"

اس حدیث میں "مَخْضُودٍ" میں نہ صرف لغوی تشریح ہے، بلکہ غیبیات پر مشتمل ایسی تفسیر بھی ہے جو صرف حدیث ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔

(2) عموماً قرآنیہ کی تخصیص:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف "الرسالۃ" میں اس پر ایک مستقل عنوان قائم کیا ہے "باب ما نزل عاماً، دلت السنة خاصة على أنه يراد به الخاص" ان آیات کا بیان جو عام نازل ہوئی اور خصوصاً سنت نے بتایا ان سے مراد خاص ہے۔ اس کے تحت عموماً قرآنیہ کی حدیث کے ذریعے سے تخصیص کی کئی امثلہ پیش کی ہیں۔⁴⁶

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق جمہور عموم قرآن کی خبر آحاد کے ذریعے سے تخصیص کے قائل ہیں۔⁴⁷ علامہ آمدی نے بھی ائمہ اربعہ سے اس کا جواز نقل کیا ہے۔⁴⁸

مثال نمبر 1:

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ﴾⁴⁹

”جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو (شرک کے) ظلم سے مخلوط نہیں کیا ان کے لئے امن ہے

اور وہی ہدایت پانے والے ہیں“

اس آیت مبارکہ میں لفظ ”ظلم“ ہے جو بطور نکرہ وارد ہوا ہے لیکن نبی کریم ﷺ نے اس عام لفظ ظلم کی تخصیص کرتے ہوئے واضح کیا کہ اس سے عام ظلم مراد نہیں، بلکہ ظلم کی وہ انتہائی شکل مراد ہے جسے شرک کہا جاتا ہے۔⁵⁰

جسے قرآن مجید نے ”ظَلَمَ عَظِيمٌ“ قرار دیا ہے: ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾⁵¹

مثال نمبر 2:

تقسیم وراثت کے بارے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ﴾⁵²

”اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے

برابر ہے۔“

یہ ایک عمومی حکم ہے جس کی رو سے ہر وارث، ہر صورت میں وراثت کا حقدار ٹھہرتا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث نے، قاتل، کافر اور غلام کو وراثت سے محروم قرار دے کر اس آیت کی تخصیص فرمائی ہے۔

مختص احادیث درج ذیل ہیں:

قاتل کے بارے میں آپ نے فرمایا: ((لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ))⁵³

”قاتل کے لئے وراثت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔“

کافر کے بارے میں آپ نے فرمایا: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ))⁵⁴

”مسلم کافر کا اور کافر شخص کسی مسلم کا وارث نہیں ہو سکتا۔“

غلام کے بارے اجماع ہے کہ چونکہ اس کی اپنی ملکیت ہی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ:

﴿عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ﴾⁵⁵

”کہ ایک غلام ہے جو (بالکل) دوسرے کے اختیار میں ہے اور کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا۔“

لہذا اس کا وراثت میں حصہ نہیں ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ کے فرمان نے انبیاء علیہم السلام کی وراثت کو بھی اس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔⁵⁶

جیسا کہ حدیث میں ہے: ((لَا تُورَثُ مَا تَرَكَتْنَا صَدَقَةً)).

”ہماری کوئی وراثت نہیں ہوتی جو کچھ ہم ترکہ میں چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔“⁵⁷

مثال نمبر 3:

اللہ تعالیٰ نے محرکات نکاح (یعنی جن خواتین سے نکاح کرنا حرام ہے) کا تذکرہ کرنے کے بعد ایک عمومی بیان کرتے ہوئے کہا:

﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ﴾⁵⁸

”تمہارے لئے مذکورہ عورتوں کے سوا باقی سب عورتیں حلال کی گئی ہیں“

اس آیت مبارکہ کی رو سے باقی تمام عورتیں بہر صورت حلال ہیں۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے بھانجی اور خالہ اسی طرح بھتیجی اور پھوپھی کو بیک وقت نکاح میں رکھنے سے منع فرمایا اور اس طرح اس آیت کے عمومی حکم کی تخصیص فرمائی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"هَمَّى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا".⁵⁹

نبی کریم ﷺ نے بھتیجی کے ساتھ پھوپھی اور بھانجی کے ساتھ خالہ کو نکاح میں لانے سے منع فرمایا۔

مثال نمبر 4:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَنَةُ﴾⁶⁰

”تم پر مردار کو حرام کیا گیا ہے۔“

بظاہر تو یہ مردار کے تمام اجزاء پر حاوی ہے لہذا اس عموم کی رو سے مردار کے کسی حصے سے استفادہ کی کوئی صورت جائز نہیں۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے مردار کے چمڑے کو نصاب سے مستثنیٰ قرار دیا۔⁶¹

(3) اطلاعات کی تفسیر:

قرآن مجید کئی مقامات پر ایک حکم مطلقاً بیان فرماتا ہے اس کی شرائط کی تفسیر رسول اللہ ﷺ پر چھوڑ دیتا ہے قرآن مجید کے ایسے اطلاعات کی تفسیر حدیث کی رو سے کی جائے گی۔

مثال نمبر 1:

چوری کی شرعی حد بیان کرتے ہوئے قرآن مجید فرماتا ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾⁶²

”یعنی چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت ان دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔“

اگر حدیث رسول سے اس آیت کی تفسیر نہ کی جائے تو ہر قسم کی چھوٹی، بڑی چوری پر ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مطلقاً ”وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ“ کی یہ حد بیان کی ہے لیکن جمہور امت کے نزدیک بخلاف اہل ظاہر قطعید کی سزا مخصوص نصاب سرقہ و نوعیت سرقہ کی صورت میں عائد ہوگی۔ اگرچہ نصاب سرقہ کی تعیین میں فقہی اختلافات موجود ہیں۔⁶³

مثال نمبر 2:

اللہ تعالیٰ نے تجارت کے بارے عمومی اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ﴾⁶⁴

”اپس کے اموال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ، مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے خرید و فروخت ہو۔“

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾⁶⁵

”اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے۔“

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں تجارت کو مطلقاً حلال کہا گیا ہے اس آیت کے اطلاق کی رو سے ہر قسم کی تجارت جس میں باہمی رضامندی ہو جائز ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”دلت السنة على أن الله جل ثناؤه أراد باحلال البيع ما لم يحرم

منه، دون ما حرم على لسان بنیه“⁶⁶

”حدیث بتاتی ہے کہ بیع و تجارت کی حلت سے مراد وہ صورتیں ہیں جو حرام نہیں کی گئیں۔

تجارت کی جو صورتیں نبی کریم ﷺ کی زبانی اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیں وہ اس میں شامل نہیں

ہیں۔

مثال نمبر 3:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَأَمَّا تِلْكَ الْأُمَّةُ الَّتِي أَلْزَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرِّضَاعَةِ﴾⁶⁷

”(تم پر حرام ہیں) تمہاری وہ امائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رضاعی ماؤں اور رضاعی بہنوں کو مطلقاً حرام قرار دیا ہے لہذا عموم آیت کی رو سے رضاعت قلیل ہو یا کثیر، بہر صورت موجب حرمت ہوگی اور بعض ائمہ کی یہی رائے ہے جب کہ جمہور علماء احادیث کی بنا پر اس بات کے قائل ہیں کہ رضاعت کی حرمت چند صورتوں کے ساتھ مقید ہے اگرچہ اس کی تفصیل میں فقہی اختلافات پائے جاتے ہیں۔⁶⁸

(4) مبہمات کی تعیین:

قرآن مجید میں بعض افراد اور اشیا کا عمومی ذکر ہوتا ہے مطلب تو واضح ہوتا ہے لیکن اس سے کون سا خاص فرد یا شے مراد ہے؟ اس میں ابہام پایا جاتا ہے حدیث شریف اس ابہام کا ازالہ کر دیتی ہے۔

مثال نمبر 1:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ﴾⁶⁹

”گرجنے والا اس کی تحمید کرتا ہے اور سب فرشتے بھی، اس کے خوف سے۔“⁷⁰

”الرعد“ بادل کی گرج کو بھی کہتے ہیں، مخصوص فرشتے کا بھی نام ہے۔⁷¹

بعض مفسرین نے درج ذیل حدیث سے اس ابہام کی توضیح کی ہے۔ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا: ”أَخْبَرْنَا عَنْ الرَّعْدِ مَا هُوَ؟“ ہمیں بتائیں ”رعد“ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

”مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهُ مَخَارِقُ مِنْ نَارٍ يَسْهُوقُ بِهَا السَّحَابُ

حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ“⁷²

”بادلوں پر مقرر ایک فرشتہ ہے جس کے ہاتھ میں آگ کے کوڑے ہیں، جن کے ذریعے سے وہ بادلوں کو جہاں اللہ تعالیٰ چاہے ہانک کر لے جاتا ہے۔“ یہودیوں نے مزید پوچھا: یہ آواز جو ہمیں سنائی دیتی ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ تو بادل کو اس کی ڈانٹ ہے، جب تک کہ جہاں پہنچنے کا حکم دیا گیا ہے نہ پہنچے ڈانٹ پڑتی ہی رہتی ہے۔“

مثال نمبر: 2:

بنی اسرائیل کے منفی رویے اور احکام الہی سے استہزاء کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَإِذْ قُلْنَا اَدْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَاذْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ - فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾⁷³

”اور جب ہم نے کہا: اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور جو کچھ یہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیو اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے گزرو اور زبان سے ”حطہ“ کہو، ہم تمہاری خطائیں معاف فرما دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔ پھر ان ظالموں نے اس بات کو بدل کر کوئی اور ہی قول کہہ دیا جو اس کے خلاف تھا، جس کی ان سے فرمائش کی گئی تھی۔ ہم نے بھی ان ظالموں پر فسق و نافرمانی کی وجہ سے آسمانی عذاب نازل کیا۔“

وہ بات کیا تھی جو بنی اسرائیل نے کہی؟ اس میں ابہام ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں اس ابہام کا ازالہ فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل نے کہا: ((حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ)) ”گندم بالی سمیت““⁷⁴

5) قرآن مجید کے علوم خمسہ کی تفصیلات:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کی تقسیم کے مطابق قرآن مجید پانچ علوم پر منقسم ہے۔ قرآنی آیات میں غور کیا جائے تو واضح دکھائی دیتا ہے کہ ان پانچوں علوم میں بہت سارے مقامات پر قرآن نے اپنی جامعیت و اختصار کے پیش نظر اجمال سے کام لیا، نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ قرآن کے مقامات اجمال کو بسط و تشریح اور تفصیل کے ساتھ پیش کرتی ہیں۔⁷⁵

1) علم الاحکام:

قرآن مجید کا پورا علم الاحکام، اس کی فقہی تفصیلات، علمی زندگی میں اطلاق کی کیفیت، ہیئت، ہر حکم کی اہمیت، فرضیت، فضیلت یہ سب وہ تفصیلات ہیں جن کی رہنمائی حدیث اور صرف حدیث ہی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ قرآن مجید کے اجمالی طور پر بیان کردہ فرائض و واجبات، مندوبات و مستحبات، محرمت و مکروہات اور مباحات کی مکمل تشریح ذخیرہ حدیث میں محفوظ ہے۔ کتب ستہ اور دیگر تمام کتب حدیث کی کتاب الطہارۃ سے لے کر کتاب النکاح تک اور کتاب النکاح سے کتاب الاطعمہ و الاشربہ تک اور کتاب الجہاد و السیر سے کتاب الحدود و الدیات تک درحقیقت قرآن مجید کی آیات الاحکام کی تشریحات و تفصیلات ہیں۔ ان آیات الاحکام پر انسانی نفسیات کو سامنے

رکھتے ہوئے معلم قرآن نے اوامر پر ابھارنے کے لئے احادیث ترغیب بیان فرمائی ہیں اور نواہی سے بچانے کے لئے احادیث ترہیب سنائی ہیں۔

(2) علم الخاصیۃ:

قرآن مجید کا دوسرا اہم علم مشرکین، منافقین اور یہود و نصاریٰ کے غلط عقائد و نظریات اور فاسد افعال و اعمال کی تردید ہے۔ وہ تمام احادیث جن میں شرک کی مذمت ہے شرک کی انواع و اقسام کا ذکر ہے منافقت کی تردید ہے اور اس کی علامات کی وضاحت ہے بنی اسرائیل کی تاریخ پر تبصرہ ہے ان کی ہلاکت کی وجوہات اور ان میں آنے والے فتنوں اور ان کی کج رویوں کی طرف اشارات ہیں۔ ایسی تمام احادیث قرآن مجید کے اس علم کی تفسیر پیش کرتی ہیں۔

(3) علم التذکیر بآلاء اللہ:

قرآن مجید میں آسمان و زمین کی تخلیق، اللہ تعالیٰ کے اسما و صفات پر جو آیات مشتمل ہیں انہیں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے علم التذکیر بآلاء اللہ کا نام دیا ہے۔ ان آیات میں کئی مقامات پر اجمالات کی تشریح احادیث طیبہ سے ہوتی ہے۔ محدثین نے اپنے مجموعہ ہائے حدیث میں کتاب بدء الخلق، کتاب الذکر، کتاب التوحید اور کتاب الاسماء والصفات کے نام سے جو عناوین قائم کیے ہیں یا ان موضوعات پر مستقل اجزاء اور سائل میں جو احادیث جمع کی ہیں ایسی تمام احادیث قرآن مجید کے اس علم کی تفسیر ہیں۔⁷⁶

(4) علم التذکیر بأیام اللہ:

قرآن مجید نے اپنے ایک معتد بہ حصہ میں سابقہ اقوام کے حالات و واقعات پر روشنی ڈالی ہے ان کی اعتقادی و اخلاقی خرابیوں پر مواخذہ کیا ہے۔ انبیاء کرام اور ان کے متبعین کی تعریف و ستائش کرتے ہوئے ان کی خدمات کی تحسین فرمائی ہے اور ان کے حالات و واقعات کو بطور اسوہ ذکر فرمایا ہے۔ اولیاء الشیطان اور اولیاء الرحمن میں برپا معرکہ حق و باطل پر جاندار تبصرہ کیا ہے۔ مطیعین پر انعامات و اکرامات کی بارش اور فاسقین و مجرمین پر نازل ہونے والے عذابات و آفات کی تفصیل پیش کی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبات و بیانات میں، مسجد نبوی کے حلقہ ہائے تعلیم میں اور اس کے علاوہ مختلف مواقع پر اس موضوع پر لب کشائی فرمائی ہے۔ وہ احادیث مبارکہ جو قرآن مجید میں مذکورہ اس علم کے کسی پہلو کی وضاحت بالتفصیل پیش کریں، ”علم التذکیر بأیام اللہ“ کی تفسیر میں ان سے کام لیا جائے گا۔

(5) علم التذکیر بالموت و ما بعدہ:

قرآن میں انسان کی موت و فناء کا تذکرہ بھی ہے اور موت کے وقت پیش آمدہ عذابات و آفات کا بھی، قبر و حشر، حساب و میزان، پل صراط اور جنت و جہنم کا بھی، کہیں تبشیر مقصود ہے کہیں انذار، کسی مقام پر ترغیب کا اسلوب ہے اور کسی مقام پر ترہیب کا، ایک طرف قرآن آخرت کی قدر و قیمت جتنا ہے تو دوسری طرف دنیا کی حقارت واضح کرتا ہے۔ ان تمام موضوعات میں کبھی قرآن مجید نے اجمال سے کام لیا ہے اور کبھی تفصیل سے۔ احادیث مبارکہ ان موضوعات میں قرآنی اجمالات کی ایسی خوبصورت تفصیلات پیش کرتی ہیں کہ انسان بے سائنتہ پکار اٹھتا ہے:

﴿وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ * إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾⁷⁷

”اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں۔ یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔“

قرآن مجید موت کے وقت فرشتوں کی بشارت یا تہدید کا اجمالی تذکرہ کرتا ہے، جب کہ احادیث میں موت کے وقت مومن اور کافر کی کیفیات کا ایمان افروز تفصیلی تذکرہ ہے۔

قرآن مجید عذاب قبر کی طرف اجمالی اشارہ پر اکتفا کرتا ہے اور برزخ کی زندگی میں شہداء پر انعامات الہیہ کا سرسری ذکر کرتا ہے جبکہ احادیث میں قبر و برزخ کی تفصیلات ہیں۔ اس طرح قرآن و حدیث میں اجمال و تفصیل کا یہ سلسلہ موت سے لے کر قبر و حشر، پھر جنت و جہنم اور دیدار الہی کے کمال و جمال تک پھیلا ہوا ہے۔

حاصل بحث:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جسے اس دنیا کی رشد و ہدایت کے لیے نازل کیا ہے۔ اس کتاب کے بعض الفاظ مجمل اور بعض مطلق ہیں، جس کی تفسیر کے لیے سیدنا محمد ﷺ کو مبعوث کیا گیا۔ قرآن مجید کی تفسیر و تشریح وہی بہترین کر سکتا ہے جو صاحب قرآن ہو۔ اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کبھی بھی اپنی مرضی سے تفسیر و تشریح نہیں کرتے تھے۔ اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آتی تو رسول اللہ ﷺ سے رجوع کرتے تھے یا پھر خاموشی اختیار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے جس طریقے کو اپنایا ہے اور جس طریقے کو اصحاب رسول نے پسند کیا ہے، علماء اسلام نے اس طریقے کو تفسیر بالماثور کا نام دیا ہے۔ اس کے برعکس جن مفسرین نے اپنی مرضی سے تفسیر کی اس کو تفسیر بالرأی کا نام دیا گیا ہے۔ اصول تفسیر ایسے اصول و قواعد کا نام ہے جو مفسرین قرآن کے لیے نشان منزل کی تعیین کرتے ہیں۔ تاکہ کلام اللہ کی تفسیر کرنے والا ان کی راہ نمائی اور روشنی میں ہر طرح کے ممکنہ خطرات سے محفوظ رہے اور اس کے منشاء و مفہوم کا صحیح ادراک کر سکے۔

(الهوامش References)

¹ - فیروز آبادی، ابوطاہر، محمد الدین، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1997ء) 1272/2
Firozabadi, Abu Tahir, Majiduddin, Muhammad bin Yaqub, Al-Qamoos Al-Muhait (Beirut: Darahiya al-Tarath al-Arabi, 1997) 2/1272

² - افریقی، ابن منظور، ابوالفضل، جمال الدین، محمد بن مکرم، لسان العرب (بیروت: دار صادر، 1417ھ) 18/1
African, Ibn Manzoor, Abu Al-Fazl, Jamal al-Din, Muhammad Ibn Mukarram, The Language of the Arabs (Beirut: Dar Sadir, 1417 AH) 1/18

³ - سورة الحشر: 5

Sūrat Al-Hashr: 5

⁴ - سورة ابراهيم: 24

Sūrat Ibrahim: 24

⁵ - سورة الصافات: 64

Sūrat Al-Safat: 64

⁶ - سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، 173/2

Suyuti, Jalal al-Din, Al-Itaqaan fi Uloom al-Qur'an, 2/173

⁷ - الجوهري، ابو نصر، اسماعيل بن حماد، تاج اللغة وصحاح العربية، 781/2 - افریقی، ابن منظور، ابوالفضل، جمال الدین، محمد بن مکرم، لسان العرب (مادة فسر)، 1095/2 - ابن فارس، ابوالحسین، احمد بن فارس، المعجم مقاییس اللغة، تحقیق عبدالسلام هارون (بیروت: دار الفکر، سن) مادة فسر، 504/4، فیروز آبادی، ابوطاہر، محمد الدین، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، (مادة فسر) 636/1

Al-Jawhari, Abu Nasr, Ismail bin Hammad, Taj-ul-Lagh and Sahih al-Arabiyyah, 2/781- Afrika, Ibn Manzoor, Abu al-Fazl, Jamal al-Din, Muhammad bin Mukarram, Al-Lan al-Arab (Matt.Fasir), 2/1095- Ibn Faris, Abu al-Husain, Ahmad bin Faris, Al-Mu'jam Muqays al-Laghga, Tahqiq Abd al-Salam Harun (Beirut: Dar al-Fikr, S.N.) Maad Fasir, 4/504, Firozabadi, Abu Tahir, Majiduddin, Muhammad bin Yaqub, Al-Qamoos Al-Muhait, (Madha Fasn) 1/636

⁸ - افریقی، ابن منظور، ابوالفضل، جمال الدین، محمد بن مکرم، لسان العرب، 54/2

African, Ibn Manzoor, Abu al-Fazl, Jamal al-Din, Muhammad bin Makram, Lasan al-Arab, 2/54

⁹ - ابن الجوزی، جمال الدین، عبدالرحمن بن علی، زاد المسیر فی علم التفسیر، (بیروت: المکتب الاسلامی، 1984ء) 4/1

Ibn al-Jawzi, Jamal al-Din, Abd al-Rahman bin Ali, Zad al-Masir fi ilm al-tafseer, (Beirut: Al-Muktab al-Islami, 1984) 1/4

¹⁰ - سورة الفرقان: 33

Sūrat Al-Furqan: 33

¹¹ - طبری، ابن جریر، ابو جعفر، محمد بن جریر، جامع البیان عن تأویل آی القرآن (القاهرة: دار هجر للطباعة والنشر، 2001ء)

Tabari, Ibn Jarir, Abu Jafar, Muhammad bin Jarir, Jami al-Bayan an Taweel ai Qur'an (Cairo: Dar Hijr for Printing and Publishing, 2001) 9/11

¹²۔ ابن مثنوی، جلال اللہ، محمود بن عمر، تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الأقاویل فی وجوه التأویل، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 2006ء) 408/2

Al-Zumakhshari, Jarallah, Mahmud bin Umar, Tafsir al-Kashf on the facts of the revelation and the views of the sayings in the faces of interpretation, (Beirut: Dar al-Kitab al-Ulama, 2006) 2/408

¹³۔ بخاری، ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب: {قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا}، حدیث 4485، وکتاب الإعتصام بالکتاب والسنة، باب قول النبی ﷺ: «لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ»، حدیث 7362 Bukhari, Abu Abdullah, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab Tafseer-e-Qur'an, Chapter: {Say: Trust in Allah and what He has sent down to us}, Hadith 4485, wa Kitab al-Itsam with the Book and the Sunnah, chapter of the saying of the Prophet, may God's prayers and peace be upon him: "Do not ask the People of the Book about, Hadith 7362

¹⁴۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الزنا، حدیث 2276 Ibn Majah, Abu Abdullah, Muhammad ibn Yazid, Sunan Ibn Majah, Kitab Al-Tajarat, Chapter on Riba, Hadith 2276

¹⁵۔ اصفہانی، راغب، مفردات القرآن، ترجمہ مولانا عبدہ الفلاح (لاہور: اسلامی اکادمی، 1987ء) 704/2 Isfahani, Raghib, Mafardat al-Qur'an, translated by Maulana Abd al-Falah (Lahore: Islami Akademi, 1987) 2/704

¹⁶۔ اندلسی، ابو حیان، اثیر الدین، محمد بن یوسف، البحر والھیط (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1993ء) 10/1- سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، ص 748، البحر جانی، سید، علی بن محمد، التعریفات، تحقیق ابراہیم البیاری (بیروت: دارالکتب العربیہ، 1405ھ)، ص 91، آلوسی البغدادی، ابو الفضل، شہاب الدین، محمود، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی (بیروت: دار

الکتب العلمیہ، 1994ء) 4/1- ابن عاشور، محمد الطاہر، تفسیر التحرير والتنویر (تونس: الدار التونسیہ، سن) 11/1 Al-Andalsi, Abu Hayyan, Athir al-Din, Muhammad bin Yusuf, Al-Bahr wa Al-Muhait (Beirut: Dar al-Kitab al-Ilamiya, 1993) 1/10- Suyuti, Jalal al-Din, Al-Itaqan fi Uloom al-Qur'an, p. 748, al-Jarjani, Sayyid, Ali bin Muhammad, al-Tarif, research by Ibrahim al-Bayari (Beirut: Dar al-Kitab al-Arabi, 1405 AH), p. 91, Alusi al-Baghdadi, Abu al-Fazl, Shahab Al-Din, Mahmud, Ruh al-Ma'ani fi Tafsir al-Qur'an al-'Azeem and Al-Saba al-Mathani (Beirut: Dar al-Kitab al-Ilamiyyah, 1994) 1/4-, Ibn Ashur, Muhammad al-Tahir, Tafsir al-Tahrir and Tanweer (Tunisia: Eldar Al-Tunsia, S.N.) 1/11

¹⁷۔ زرکشی علامہ بدر الدین محمد بن عبد اللہ، البرہان فی علوم القرآن (قاہرہ: مکتبہ دار التراث) جلد 1، صفحہ 13 Zarakshi Allama Badr al-Din Muhammad bin Abdullah, Al-Burhan fi Uloom al-Qur'an (Cairo: Maktaba Dar al-Tarath), Volume 1, P: 13

¹⁸۔ زرکشی علامہ بدر الدین محمد بن عبد اللہ، البرہان فی علوم القرآن، جلد 2، صفحہ 148 Zarakshi Allama Badr al-Din Muhammad bin Abdullah, Al-Burhan fi Uloom al-Qur'an, Volume 2, P: 148

¹⁹۔ الشافعی، محمد بن ادريس، الرسالة، (بیروت: دارالکتب العربیہ) ص 121

Al-Shafi'i, Muhammad bin Idris, Al-Rasalat, P:121

²⁰۔ ایضاً، ص 122

Ibid, P:122

²¹۔ ابن قیم، ابو عبد اللہ، شمس الدین، محمد بن ابی بکر، إعلام الموقعین عن رب العالمین، مترجم ابو عبیدہ مشہور بن حسن، 41/1

Ibn Qayyim, Abu Abdullah, Shams al-Din, Muhammad bin Abi Bakr, Al-Maha'i Al-Muqasin from the Lord of the Worlds, translated by Abu Ubaidah Mashoor bin Hasan, 1/41

²²۔ سورۃ الفرقان: 68

Sūrat Al-Furqan: 68

²³۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب إثم الزنا، حدیث 6811

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Kitab al-Hudood, Chapter Ithm al-Zunnaat, Hadith 6811

²⁴۔ البانی، ناصر الدین، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، البانی، حدیث 1759

Al-Albani, Nasir-ud-Din, Series of hadith al-Sahih, Al-Albani, Hadith 1759-

²⁵۔ ابن کثیر، حافظ عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم، 449/3

Ibn Kathir, Hafiz Imad al-Din, Tafsir al-Qur'an al-Azeem, 3/449

²⁶۔ سورۃ النساء: 48

Sūrat Al-Nisaa: 48

²⁷۔ ابن کثیر، حافظ عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم، 101/1

Ibn Kathir, Hafiz Imad al-Din, Tafsir al-Qur'an al-Azeem, 1/101

²⁸۔ سورۃ النساء: 80

Sūrat Al-Nisaa: 80

²⁹۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الجہاد والینیر، باب يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقَى بِهِ، حدیث 2957

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih al-Bukhari, Kitab al-Jihad wal-Sir, Chapter "He fights behind the Imam and fears him", Hadith 2957

³⁰۔ قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب استحب الاستغفار والاستكثار منه، حدیث 6859

Qashiri, Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Dhikr wa al-Du'aa' wa al-Tawbah wa al-Istighfar, Chapter Istihab al-Istighfar wa al-Istikthar from him, Hadith 6859

³¹۔ سورۃ النحل: 44

Sūrat Al-Nahl: 44

³²۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: شاطبی، ابوالاسحاق، ابراہیم بن موسیٰ، الموافقات فی اصول الشریعہ، الدلیل الثانی، النسخہ کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔

For details, refer to: Shatabi, Abu Ishaq, Ibrahim bin Musa, Al-Mawaqifat fi Usul al-Sharia, Al-Dalil al-Thani, Sunnah.

³³۔ الشافعی، محمد بن ادریس، الرسالة، ص 122

Al-Shafi'i, Muhammad bin Idris, Al-Rasalat, Page 122

³⁴۔ قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب التَّغْيِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَالصَّبْرَ عَلَى لَأْوَائِهَا، حدیث 3341

Qashiri, Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Hajj, Chapter al-Targhib fi sukna al-Madinah and patience in its dwellings, Hadith 3341

³⁵۔ سورة النساء: 23

Sūrat Al-Nisaa: 23

³⁶۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، کتاب الرضاع، باب مَا جَاءَ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ النَّسَبِ، حدیث 1146

Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Sunan Tirmidhi, Kitab al-Rada, Chapter What came to be forbidden from the child, what is forbidden from the offspring, Hadith 1146

³⁷۔ قرآن و حدیث کے باہمی تعلق پر مطالعہ کے لئے ملاحظہ ہو، شاطبی، ابواسحاق، ابراہیم بن موسیٰ، الموافقات فی اصول الشریعة، 305/4-341۔ امام شاطبی نے انتہائی مفید اور جامع تحقیق پیش کی ہے۔

For a study on the relationship between the Qur'an and the Hadith, see Shatbi, Abu Ishaq, Ibrahim bin Musa, Al-Mawhaqafat fi Usul al-Shari'ah, 4/305-341. Imam Shatbi has presented a very useful and comprehensive research.

³⁸۔ زرکشی، بدرالدین، البرہان فی علوم القرآن، ج 1، ص 320

Zarakshi, Badr al-Din, Al-Bharan fi Ulum al-Qur'an, vol. 1, Page 320

³⁹۔ الشافعی، محمد بن ادریس، الرسالة، ص 131

Al-Shafi'i, Muhammad bin Idris, Al-Rasalat, Page 131

⁴⁰۔ سورة البقرة: 143

Sūrat Al-Baqarah: 143

⁴¹۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب التفسیر القرآن، باب قَوْلِهِ {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا}، حدیث 4487

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab al-Tafseer al-Qur'an, Chapter Qawla {And thus We made you an intermediary nation so that you may be martyrs for the people and the Messenger may be a martyr for you}, Hadith 4487.

⁴²۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب التفسیر القرآن، باب: {لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ لِلْخَافِ}، حدیث 4539

Bukhari, Muhammad Ibn Ismail, Sahih Al-Bukhari, Kitab al-Tafseer al-Qur'an, Chapter: {Let not people ask questions}, Hadith 4539

⁴³۔ سورة البقرة: 273

Sūrat Al-Baqarah: 273

⁴⁴۔ سورة الواقعة: 28

Sūrat Al-Waqi'ah: 28

⁴⁵۔ ابن کثیر، حافظ عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم، 377/4

Ibn Kathir, Hafiz Imad al-Din, Tafsir al-Qur'an al-Azeem, 4/377

⁴⁶۔ الشافعی، محمد بن ادریس، الرسالة، 64/1

Al-Shafi'i, Muhammad bin Idris, Al-Rasalat, 1/64

⁴⁷۔ عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، فتح الباری، 162/9، 281/5

Asqalani, Ibn Hajar, Ahmad Ibn Ali, Fath al-Bari, 5/281, 9/162

⁴⁸۔ شوکانی، إرشاد الفحول إلى تحقيق الحق من علم الأصول (بيروت: دارالمعرفة، 1399ھ) 519-522

Shoukani, Irshad al-Fahul to the research of al-Haqq min ilm al-usul (Beirut: Dar al-Marafah, 1399 AH) 519-522

⁴⁹۔ سورة الانعام: 82

Sūrat Al-An'am: 82

⁵⁰۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب: {وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ}، حدیث 4629

Bukhari, Muhammad Ibn Ismail, Sahih Al-Bukhari, Kitab Tafseer-e-Qur'an, chapter: {And they did not clothe their faith in injustice}, Hadith 4629

⁵¹۔ سورة لقمان: 13

Sūrat Luqman: 13

⁵²۔ سورة النساء: 11

Sūrat Al-Nisaa: 11

⁵³۔ سليمان بن اشعث، ابو داود، سنن أبي داود، كتاب الديات، باب دِيَاتِ الْأَعْضَاءِ، حدیث 4564- بلوغ المرام، كتاب البيوع،

باب الفرائض، حدیث 814

Abu Dawud, Sulaiman bin Isha'at, Sunan Abi Dawud, Kitab Al-Diyat, Chapter Diyat-Al-Aza'a, Hadith 4564- Balogh Al-Maram, Kitab Al-Bayu, Chapter Al-Fareez, Hadith 814

⁵⁴۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الفرائض، باب لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلُ أَنْ

يُقَسَّمُ الْوَرِثَةُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ، حدیث 6764

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih al-Bukhari, Kitab al-Farayd, Chapter "The Muslim does not inherit the unbeliever and the unbeliever does not inherit the Muslim, and if Islam is divided before it divides, the inheritance does not belong to the Muslim, 6764

⁵⁵۔ سورة النحل: 75

Sūrat Al-Nahl: 75

⁵⁶۔ الشافعی، محمد بن ادریس، الرسالة، ص 98

Al-Shafi'i, Muhammad bin Idris, Al-Rasalat, Page 98

⁵⁷۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الفرائض، باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: (لَا تُورَثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً) حدیث 6726

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab al-Farayd, chapter of the saying of the Prophet, may God bless him and grant him peace: (We did not leave charity to our descendants) Hadith 6726

⁵⁸۔ سورة النساء: 24

Sūrat Al-Nisaa: 24

⁵⁹۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لا تُنکح المرأة علی عمتیہا، حدیث 5110
Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Kitab al-Nikkah, Chapter "A woman should not marry her female relatives", Hadith 5110

⁶⁰۔ سورۃ المائدہ: 3

Sūrat Al-Maida: 3

⁶¹۔ عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، (بیروت: دار الفکر، 1379ھ) 658/9
Asqalani, Ibn Hajar, Ahmad bin Ali, Fath al-Bari, Sahih al-Bukhari, 9/658

⁶²۔ سورۃ المائدہ: 38

Sūrat Al-Maida:38

⁶³۔ عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، 96/12
Asqalani, Ibn Hajar, Abu Lafazl, Ahmad bin Ali, Fath al-Bari Sharh Sahih al-Bukhari (Beirut: Dar al-Fikr, 1379 AH) 12/96

⁶⁴۔ سورۃ النساء: 29

Sūrat Al-Nisaa: 29

⁶⁵۔ سورۃ البقرہ: 275

Sūrat Al-Baqarah: 275

⁶⁶۔ الشافعی، محمد بن ادریس، الرسالة، ص 189
Al-Shafi'i, Muhammad bin Idris, Al-Rasalah (Beirut: Dar al-Kitab al-Arabi) P:189

⁶⁷۔ سورۃ النساء: 23

Sūrat Al-Nisaa: 23

⁶⁸۔ ابن کثیر، حافظ عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم، 644/1
Ibn Kathir, Hafiz Imad al-Din, Commentary on the Great Qur'an, 1/644

⁶⁹۔ سورۃ الرعد: 13

Sūrat Al-Ra'd: 13

⁷⁰۔ اس آیت پر مولانا شبیر احمد عثمانی کی تقریر و تفسیر بہت عمدہ، جامع و مانع نیز ضعیف العقیدہ، جدید سائنس سے مرعوب ذہن کے لئے لائق مطالعہ ہے۔ ملاحظہ ہو: عثمانی، علامہ، شبیر احمد، تفسیر عثمانی (کراچی: دار الاشاعت، 2007ء) 240/2-241
Usmani, Allama, Shabbir Ahmad, Tafseer Usmani (Karachi: Darul Ash'at, 2007) 2/240-241

⁷¹۔ اصفہانی، راغب، مفردات القرآن، ترجمہ مولانا عبدہ الفلاح (لاہور: اسلامی اکادمی، 1987ء) 402/1
Isfahani, Raghib, Mafardat al-Qur'an, translated by Maulana Abd al-Falah (Lahore: Islami Akademi, 1987) 1/402

⁷²۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب وَمِنْ سُورَةِ الرَّغْدِ، حدیث، 3117
Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Sunan Tirmidhi, Kitab Tafsir al-Qur'an from the Messenger of God, may God bless him and grant him peace, Chapter and from Surat al-Ra'd, Hadith, 3117

⁷³۔ سورۃ البقرۃ: 58-59

Sūrat Al-Baqarah: 58-59

⁷⁴۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، حدیث 2956

Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Sunan Tirmidhi, Book of Tafsir al-Qur'an from the Messenger of God, may God bless him and grant him peace, Chapter and from Surah Al-Baqarah, Hadith 2956

⁷⁵۔ اگر ان میں سے ہر علم پر الگ الگ مثالیں پیش کی جائیں تو موضوع انتہائی طوالت اختیار کر جائے گا۔ علوم خمسہ کے اجمالات کی جس طرز پر تفصیلات و تشریحات احادیث میں وارد ہوئی ان کی طرف انتہائی اختصار کے ساتھ اشارات پر اکتفا کیا گیا ہے۔ ان اشارات سے محض سرسری اندازہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ حدیث کس طرح تفسیر قرآن ہے۔

If separate examples are presented on each of these knowledge, the topic will become too long. Details of the style of summaries of Uloom e Khamsa Explanations have been mentioned in the hadiths, and the allusions to them have been very brief. These pointers are only meant to show a rough idea. How the hadith interprets the Qur'an.

⁷⁶۔ اس علم کے تخلیق کائنات والے حصے میں صحیح مرفوع احادیث بہت کم اور اسرائیلی روایات زیادہ ملتی ہیں۔

In the part of this knowledge about the creation of the universe, there are very few authentic hadiths and more Israeli traditions.

⁷⁷۔ سورۃ النجم: 3-4

Sūrat An-Najm: 3-4